سوال

(85) قبر کے پاس سورت فاتحہ یا کوئی اور سورت پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا زیارت قبر کے وقت میت کے لیے سورت فاتحہ یا کوئی اور سورت پڑھنا جائز ہے ؟ اور کیا میت کو اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ قبروں کی زیارت فرمایا کرتے تھے اور مُردوں کے لیے وہ دعائیں مانگتے جو آپ نے صحابہ کرام کو بھی سکھائیں اور صحابہ کرام نے آپ سے سیکھیں مثلا انہیں میں سے ایک یہ دعا بھی ہے :

(السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین' وانا' ان شاء اللہ' للاحقون' اسال اللہ لنا ولکم العافیة) (صحیح مسلم' الجنائز' باب مایقال عند دخول القبور لخ' ح: 975)

''اے بستی کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو بے شک ہم بھی ان شاء اللہ (تم سے) عنقریب ملنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالی سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کی دعا کرتا ہوں۔''

قبروں کی بکثرت زیارت کے باوجود یہ بات ثابت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردوں کے لیے کبھی سورت فاتحہ یا قرآن مجید کی کچھ آیات پڑھی ہوں۔ اگر یہ جائز ہوتا تو آپ خود یقینا ایسا کرتے اور صحابہ کرام کے سامنے بھی اس بات کو واضح فرمادیتے تاکہ اس طرح آپ حصول ثواب کی ترغیب دیتے، امت پر رحمت فرماتے اور فریضہ تبلیغ کو بھی ادا فرماتے۔ آپ کی شان تو یہ ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

لَقَد جاءَكُم رَسولٌ مِن أَنفُسِكُم عَزيزٌ عَلَيهِ ما عَنِتُّم حَريصٌ عَلَيكُم بِالمُؤمِنينَ رَءوفٌ رَحيمٌ ١٢٨ ... سورة التوبة

''(لوگو!) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔''

اسباب یسر ہونے کے باوجود جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک غیر شرعی عمل ہے۔ حضرات صحابہ کرام کو بھی اس کا علم تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں

نے محض آپ کے نقش قدم پر چلنے پر اکتفا کیا کہ صرف عبرت اور مُردوں کے حق میں دعا کے لیے قبروں کی زیارت اور کبھی بھی زیارت قبور کے موقع پر قرآن مجید نہیں پڑھا، گویا اس موقع پر قرآن مجید کو پڑھنا بدعت ہے اور بدعت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فھورد) (صحیح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور الخ' ح: 2697)

''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات ایجاد کی جو دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 85